عام مسیحیوں کی ذمہ داریاں

[ویٹیکن دوم کے بیس بائیس سال بعد ۱۹۸۷ء میں منعقد ہونے والی بشپوں کی کلیسیائی مجلس کے لیے "کلیسیا اور دنیا میں مومنین کی بلاہٹ اور رسالت" کا موضوع منتخب کیا گیا تھا۔ اس پس منظر میں ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو پوپ جان پال دوم کی جانب سے جو دستاویز جاری کی گئی، اس کا اردو ترجمہ چند ماہ پہلے "یسوع کے مومنین" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ [لاہور: دارالکلام (جون ۱۹۹۴ء)] ترجمہ از حد ناقص ہے۔ کمزور زبان و بیان سے قطع نظر بعض مقامات پر مفہوم بالکل واضح نہیں۔ ترجمہ چونکہ ایک مسیحی ادارے کی جانب سے شائع ہوا ہے، اس لیے اس کی اہمیت ہے۔

کلیسیا کو "مشن" کی حیثیت دیتے ہوئے عام مسیحی آبادی سے پوپ جان پال دوم کی توقعات کیا ہیں؟ مندرجہ ذیل اقتباس سے اس سوال کا جزوی جواب ملتا ہے۔ مدیر]

یک جہتی، یگانگت، اتحاد کا مشن

بائبل مقدس میں اگر ہم تاک اور ڈالیوں کی تشبیہ کے بارے میں غور کرتے ہیں تو فوراً ہمارے ذہن میں زندگی اور اس کے مقصد کے متعلق خیالات ابھرتے ہیں۔ ڈالیاں جب تاک سے منسلک ہو کر زندگی پاتی ہیں تو ان سے پھل کی توقع اور اُمید کی جاتی ہے۔

"جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں وہ زیادہ پھل لاتا ہے۔" (یوحنا ۱۵:۵) مسیح خداوند میں اور کلیسیا میں زندگی گزارنے کا بنیادی تقاضا پھل دار ہونا ہے۔ جو شخص پھل نہیں لاتا وہ اس یگانگت میں نہیں رہتا۔

"میری ہر ڈالی جو پھل نہیں لاتی میرا باپ اسے کاٹ ڈالتا ہے۔" (یوحنا ۱۵:۲) یسوع مسیح کے ساتھ اتحاد تمام مسیحیوں میں اچھا پھل لانے کی علامت ہے۔ "مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔" (یوحنا ۱۵:۵)

اور دوسروں کے ساتھ یگانگت دراصل مسیح اور روح القدس کا وہ تحفہ عالی شان پھل ہے جو شاخیں دے سکتی ہیں۔ اس طرح اتحاد بنیادی طور پر ایک مشن کی تشبیہ بن جاتا ہے۔ درحقیقت یسوع اپنے رسولوں سے کہتا ہے۔

"تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا ہے اور تمہیں مقرر کیا ہے کہ تم جاؤ اور پھل لاؤ اور تمہارا پھل باقی رہے۔" (یوحنا ۱۵:۱۶)

اتحاد اور مشن بدرجہ عنایت ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہے کہ وہ باہم سرایت کر جاتے ہیں۔ اس طرح اتحاد مشن کا پھل ہے اور ذریعہ دونوں کو واضح کرتا ہے۔ اتحاد مشن کو جنم دیتا ہے اور مشن یک جہتی میں باکمال ہو جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ ایک ہے اور وہی روح جو کلیسیا کو متحد کرتا اور انجیلی تبلیغ کی روشنائی عطا کرتا ہے۔ "اور زمین کی انتہاء تک" (اعمال ۱:۸) بھیجتا ہے۔ اس طرح کلیسیا جانتی ہے کہ روح سے حاصل شدہ یگانگت تمام لوگوں کے لیے ایک تحفہ ہے۔ لہذا کلیسیا محسوس کرتی ہے کہ روح القدس یہ تحفہ خداوند مسیح کی سخاوت اور صوفیانہ طاقت تمام ایمانداروں کے دلوں میں اندرونی تبدیلی اور بیرونی نشوونما کے لیے ڈالتا ہے۔ یسوع نے ایسا چاہا تھا کہ "نشان اور آلہ گا تمام نسل انسانی میں اتحاد کا" ایسے مشن کا مقصد ہر ایک کو اس "نئے" اتحاد کو جاننا اور اس میں رہنا ہے۔ جیسے ابن خدا نے انسان دنیائے تاریخ میں متعارف کروایا ہے۔ اس نگاہ سے یوحنا رسول نے اپنی "شہادت" میں پاک کلیسیا کے کامل مشن (مقصد) کی نشاندہی کی ہے۔ کہ "جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا، اس کی خبر تمہیں دیتے ہیں، تاکہ تم بھی ہمارے ساتھ رفاقت رکھو اور ہماری رفاقت خدا باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہے۔ (یوحنا ۱:۳)" کلیسیائی مشن کے سیاق و سباق میں خدا کلیسیا کے دوسرے ممبران میں ہم آہنگی کی ذمہ داری تمام مومنین کے سپرد کرتا ہے۔ اس حقیقت کو ویٹیکن دوم مجلس کے فادروں نے سمجھ لیا اور مجلس کے تمام کاموں میں ان کے عود کی وضاحت میں از سر نو زور پکڑا۔ "در حقیقت مبشران جانتے تھے کہ کلیسیا کی ترقی میں تمام مومنین کا کتنا حصّہ ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ انہیں مسیح نے خود تعمیر نہیں کیا کہ وہ کلیسیا کے مشن کو دنیا میں پھیلائیں بلکہ انہوں نے خود بھانپ لیا کہ یہ بلند پایہ مذہب، قربانی، نصب العین اور ایک دل ہو کر تمام مومنین کا اچھا چرواہا ہوتا ہے۔"

انجیلی بشارت

مومنین جو کلیسیا کے ممبر ہیں۔ انجیلی بشارت ان کی بلاہٹ اور مشن ہے۔ وہ پاک ساکرامنٹ اور روح القدس کی مدد سے اس کام کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔ ہم مجلس ویٹیکن دوم سے اک صاف اور اہم پیغام پڑھتے ہیں۔ "یسوع کے مشن کو بنانے والے یعنی پریسٹ نبی و بادشاہ اور مومنین کلیسیا کی زندگی اور اعمال میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں، اور اس خاندان کی لطوریائی زندگی کو مضبوط بناتے ہیں، اور وہ اس خاندان کے رسالتی کاموں کو کرنے کے مشتاق ہیں۔ وہ ان لوگوں کی بھی رہنمائی کرتے ہیں جنہیں شاید کلیسیا سے دور ہٹا دیا گیا ہے۔ وہ کلیسیا کے تمام معاملات اور نظم و نسق کی تندہی (لائق) سے کرتے ہیں۔ [۹]

کلیسیا کا واحد مقصد اور منشور رسالت ہے۔ کلیسیائی تاریخ میں کلیسیا نے یہ کام یسوع مسیح کے فضل و رہنمائی میں پورا [کیا] ہے کہ "تمام دنیا میں جا کر ساری خلقت کو انجیل کی منادی کرو۔" (مرقس ۱۵:۱۶) "اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔" (متی ۲۰:۲۸) پال [چہارم] لکھتا ہے۔ "رسالتی کام سے کلیسیا کو فضل دیا گیا ہے جو اس کی بلاہٹ اور شناخت ہے" "رسالتی کاموں کے ذریعے کلیسیا ایمان کی کمیونٹی پر تعمیر ہوئی ہے اور یہ کمیونٹی کلام حیات پر ایمان کا اقرار کرتی ہے جو ساکرامنٹ کے ذریعے منایا جاتا ہے اور مسیحی سخاوت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ "خوشخبری" حقیقت میں انسانی زندگی اور دل کی تبدیلی ہے۔ خداوند یسوع مسیح جو حقیقی نجات دہندہ ہے کی طرف ہے۔ بپتسمہ اور یوخرست روح میں نئی زندگی کو مضبوط کرتے ہیں۔ یقیناً یسوع کا یہ حکم "جاؤ اور انجیل کی بشارت دو" ہمیشہ عہد حیات قدر اور اہم ذمہ داری ہے۔ نہ صرف دنیا کی موجودہ صورت حال بلکہ کلیسیا کے بھی مختلف حصوں میں مسیح کے کلام کو پوری توجہ اور دیانتداری سے اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہر شاگرد نام بنام بلایا گیا ہے۔ کوئی شاگرد یہ جواب نہیں دے سکتا۔ "اور مجھ پر افسوس ہے اگر میں انجیل نہ سناؤں۔ (کرنتھیوں ۱۶:۹) تمام ممالک اور قومیں۔

تجدید شدہ مشن کا وقت آگیا ہے۔

جہاں مذہب اور مسیحی زندگی ایمان کے عروج پر تھی۔ انہیں اب کڑی آزمائش کا سامنا ہے اور [وہ] بعض مذہبی معاملات میں سیکولر ازم اور بے دینی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ خصوصی ممالک اور قومیں آج کل پہلی دنیا کے نام سے مشہور ہیں۔ جہاں معاشی تنگ و دو نے زندگی غربت اور مفلسی میں ڈال دی ہے۔ "جسے خدا نے اسے نہیں بنایا۔" مذہب کی طرف یہ غیر جانبداری اور مذہبی اعمال تمام زندگی کی مشکلات میں اپنے معنی کھو بیٹھے ہیں۔ جب ہم بے دینی کی طرف دیکھتے ہیں تو یہ کوئی پریشان کن باتیں نہیں ہیں۔ بعض اوقات مسیحی ایمان کی اقدار ہماری روز مرہ زندگی کی روایات اور رسموں سے علیحدہ یا مختلف ہوتی ہیں۔ پیدائش، دکھ اور موت۔

دوسری طرف کئی ایک ریاستوں اور قوموں میں پارسائی اور مسیحی مذہب کی روایات کو محفوظ رکھا گیا ہے لیکن آج کل تو تفرقات کے اس اکثریتی عمل میں روحانی ورثہ کو منتشر کر دیا گیا ہے۔ اب صرف پھر سے انجیلی بشارت ہی ایمان کی گہرائی، روایات کو زندہ رکھنے آزادی دلانے کا کام کر سکتی ہے۔ اب پوری دنیا میں بغیر کسی شک کے ایک مسیحی معاشرے کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اس سے پہلے کس چیز کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے ہمیں ان ممالک اور قوموں میں مکانی کلیسیاء خاندان کو پیش کرنا ہے۔ تمام مومنین مسیح کے اس پیغمبرانہ مشن میں کلیسیا کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسیحی ایمان کا واجب جواب تلاش کریں اور مختلف زاویوں سے ہر فرد اور معاشرے میں آنے

والی مشکلات کو جانیں اور یہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے اگر عام مومنین انجیل زندگی کو اپنے خاندان کا کام اور معاشرے میں صرف کر سکیں۔ وہ زندگی جو انجیل سے روحانی فیض اور قوت دیتی ہے۔

میں آج بھی تمام لوگوں سے فریاد کرتا ہوں جس سے میں نے اپنا پاسبانی کا کام شروع کیا۔ "ڈرو مت، کھولو در حقیقت کھولو دروازوں کو یسوع کے لیے کھولو۔" اس کی اسی قدرت کی سرحدوں کو سیاسیات، معاشیات، ثقافت اور تہذیب کی ترقی کے لیے کھولو ڈرو مت۔ یسوع جانتا ہے کہ انسان کے دل میں کیا ہے۔ صرف وہی جانتا ہے۔ آج بھی بہت سے لوگ یہ نہیں جانتے کہ ان کے دل اور روح میں کیا ہے۔ بہت سے لوگ اس دھرتی پر زندگی کے متعلق نہیں جانتے۔ شک کی ایجاد سے وہ گمراہ ہو گئے۔ لہذا انسانیت کے ناتے سے میں آپ سے منت کرتا ہوں کہ مسیح کو اپنے اندر بولنے دو۔ صرف اس کے پاس زندگی کے الفاظ ہیں۔ ہاں، ابدی زندگی کے۔

مسیح کے سامنے تمام دروازے کھولے اور انسانیت کو قبول کرنے کا یہ واحد راستہ ہے جو انسان کو تمام خوف سے بالاتر سچائی کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ بنیادی ترکیب اس وقت پوری ہوگی جب عام مومنین انجیل کو روزمرہ کی ذمہ داریوں میں اور اپنی گواہی میں پورا کریں گے اور خوف کو مسیح کے نام پر پیار میں بدلیں گے۔ پھر یہ انسانی شناخت میں پھل دار ثابت ہوگی۔

انسانیت کو خدا نے پیار کیا ہے۔ یہ بہت سادہ ہے۔ جسے کلیسیا نے انسانیت کی تکمیل کے طور پر اپنایا ہے۔ ہر مسیحی کی زندگی اور الفاظ سے یہ تبلیغ ہونی چاہیے۔ خدا تمہیں پیار کرتا ہے۔ مسیح تمہارے لیے آیا۔ وہ تمہارے لیے ہے۔ (یوحنا ۱۴:۶)

راہ حق اور زندگی

یہ بشارت کا نیا کام کسی ایک فرد کا کام نہیں بلکہ مختلف تہذیبوں، گردو نواح اور حالات میں اکثر آبادی کا کام ہے۔ اس کا مقصد ایک سمجھ دار اور باشعور کمیونٹی پیدا کرنا ہے جس میں ایمان کو انجیل کے مطابق خدمت اور سخاوت میں صرف کیا جا سکے۔

مومنین ان کلیسیائی خاندانوں میں اپنی ذمہ داری نہ صرف حصہ لینے سے پوری کر سکتے ہیں بلکہ اپنی گواہی (شہادت) اور مشنری جذبے سے ان لوگوں میں ایمان پھیلا سکتے ہیں۔ جو بپتسمہ سے ایمان میں زندگی بسر نہیں کر رہے۔ آنے والی نسلوں کے معاملے میں مومنین کو اپنی خدمات پیش کرنا ہوں گی۔ بہرحال اس وقت مشنری ذمہ داری کلیسیا کے ہر ممبر کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے جو ایک اچھی امید اور اچھے پھل کی طلب گار ہے۔

مجلس ویٹیکن دوم مخصوص کلیسیا کو ان کی اقدار کے باعث وسیع اور فیصلہ کن قبولیت کی دعوت دیتی ہے۔ جب سے کہ مخصوص کلیسیائیں کائناتی کلیسیا کی مکمل آئینہ دار ہیں۔ وہ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ وہ بھی ان لوگوں کے لیے بھیجے گئے ہیں جو مسیح پر ایمان نہیں رکھتے۔

ساری دنیا میں جاؤ

آج کلیسیا اپنے رسالتی کام میں ایک لمبا قدم آگے بڑھانا چاہتی ہے، تاکہ وہ اپنے اس مشنری کام کی تاریخ کے نئے مراحل میں داخل ہو سکے۔ دنیا میں جہاں فاصلہ کم کرنے سے دنیا چھوٹی ہوتی چلی جا رہی ہے، کلیسیا اپنے ممبران میں اتحاد، ذرائع اور مشترکہ انجیلی بشارت کو متحد اور طاقتور بنانا چاہتی ہے۔

نوجوان کلیسیاؤں کو پرانی اور پختہ کلیسیاؤں کی ضرورت ہے اور پرانی کلیسیاؤں کو نوجوان کلیسیا کی بعض شناسی اور گواہی کی ضرورت ہے تاکہ انفرادی کلیسیائیں دوسروں سے قوت حاصل کر سکیں۔ اس لحاظ سے نوعمر کلیسیائیں یہ تلاش کر رہی ہیں کہ بنیادی طور پر نئی کلیسیاؤں کے وجود سے نہ صرف مقامی کہیں زیادہ مسیحی تعلیم بالترتیب چل سکے۔ مجلس دوم کے فادروں نے مبشران کی خدمت کو بھانپ لیا ہے اور یہ جانا ہے کہ "وہ کام کریں جو کلیسیائی خاندانوں میں زندگی کے لیے ضروری ہیں۔"

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ والدین اپنے بچوں کے ابتدائی اور ضروری مبشران ہیں۔ جس کے لیے وہ نکاح کے ساکرامنٹ سے تیار کیے گئے۔ اسی اثناء میں ہم سب کو اپنے "حقوق" سے آگاہ ہونا ہے کہ ہر بپتسمہ یافتہ شخص کو مسیحی ایمان اور زندگی میں رہنمائی حاصل کرنی ہے۔

انجیلی بشارت کی اس فوری ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کلیسیا افراد کی طرف اس رواں انجیلی مشن کو لانے سے نہیں روک سکتی۔ لاکھوں مرد و زن جو مسیح کو انسانیت کا نجات دہندہ تسلیم نہیں کرتے۔ یہ وہ واحد مشنری کام تھا جو مسیح نے چاہا اور آج بھی کلیسیا سے چاہتا ہے۔ مومنین کی جو ذمہ داری گرد و نواح میں موجود ہے، بیش قیمت اور بڑھتی ہوئی ضرورت ہے گا مجلس دوم کے فادروں کا فرض ہے کہ مومنین اپنے کاموں، تعلقات اور نیک اعمال سے اچھا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ "کلیسیا آج پوری دنیا میں مختلف مذاہب کے لوگوں میں رہتی ہے۔ تمام ایماندار خصوصاً عام مومنین جو دوسرے مذاہب کے لوگوں میں بستے ہیں۔ چاہے وہ اپنے وطن میں ہوں یا مہاجر۔ وہ اپنی زندگیاں حالات کے مطابق ڈھالیں۔"

"مذاہب میں [مکالمہ] پیار اور باہمی عزت میں افضل حصہ ہے اور لوگوں میں اتحاد اور دوستی کا موجب بنتا ہے۔"

دنیا میں سب سے پہلے رسالتی کاموں کے لیے کس کی ضرورت ہے؟ ان لوگوں کی جو بشارت دے

سکیں۔ اس لحاظ سے ایک مسیحی خاندان پر بلاہٹ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک فادر اور عام مذہبی رہنما کے لیے اس خاص مشن کی طرف رجوع لانا مومنین کا اوّلین فرض ہے۔

ہر کام مناسب ذرائع پر بھروسہ کرنے سے ہو گا لیکن دعا کو رد کیے بغیر یسوع کے ان الفاظ کے مطابق۔

"فصل تو بہت ہے مگر مزدور تھوڑے ہیں۔ اس لیے تم فصل کے مالک سے منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لیے مزدور بھیجے۔ (متی ۹: ۳۷-۳۸)

افریقہ

"افریقہ میں مسلم - مسیحی تعلقات کے لیے منصوبہ"

افریقہ میں مسیحی - مسلم تعلقات کے لیے منصوبہ کی بنیاد ۱۹۵۹ء میں رکھی گئی تھی۔ ابھی پچھلے دنوں تک اس منصوبے کو "افریقہ میں اسلام" پروجیکٹ کا نام دیا جاتا تھا۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں متعدّد افریقی ممالک نے یورپی استعمار سے آزادی حاصل کرلی، جبکہ متعدّد ممالک ابھی حصولِ آزادی کے مراحل سے گزر رہے تھے۔ کلیسیا نے اسی موقع پر پیش بینی کرلی کہ آزاد ہونے والے ممالک میں سے بڑی تعداد مسلم اقتدار کے زیرِ اثر ہوگی۔ مسیحی حلقوں میں اس بات پر زیادہ غور وفکر کیا جانے لگا کہ براعظم افریقہ میں اسلام سے کیوں کر معاملت کی جائے۔ ۱۹۵۸ء میں نائیجیریا کے شہر عبادان میں ایک "کل افریقہ کلیسیا کانفرنس" منعقد ہوئی جس کا موضوع "بدلتے ہوئے افریقہ میں کلیسیا" تھا زیرِ بحث موضوعات میں سے ایک موضوع "اسلام کے بارے میں مسیحی رویّہ" تھا۔ نائیجیریا کے کلیسیاؤں نے اس موضوع سے خصوصی دلچسپی لی اور ایک جامع مقالہ "آزاد نائیجیریا میں مسیحی ذمہ داریاں" کے عنوان سے پیش کیا۔ مسیحی - مسلم تعلقات پر بالخصوص زور دیا گیا۔ جس میں سیاسی پہلوؤں کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس کام کا آغاز کرنے والے ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کی دہائی کے دوران میں مطمئن تھے کہ مسلم - مسیحی تعلقات خوشگوار ہو رہے ہیں اور وہ پُراُمید تھے کہ بالآخر یہ حالات ان کے حق میں جائیں گے، تاہم انہیں اُس پیچیدگی کا اندازہ نہ تھا جو نفاذِ شریعت کے مطالبہ اور سیکولر ریاست کی ضد سے جنم لینے والی تھی۔

مسیحیوں میں مربوط تعاون کا سلسلہ آغاز ہی سے چل پڑا تھا جو اس کے فوراً بعد ہی پختہ ہو گیا۔ ریورن پیئرے بینگنس نے (Rev. PIERRE BENIGNUS) جو فرانس کے ایک مشنری رہنما تھے، متعدّد افریقی ممالک کے دورے کیے۔ یہ دورہ ۱۹۵۹ء میں بین الاقوامی مشنری کونسل کی